بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۸ | منگل ۱۲ شعبان ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۵ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۵ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں اور اپنے دینی فرائض کی بجا آوری میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ حضور کی صحت بھی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہے۔

حضور ایدہ اللہ احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم بھجواتے ہیں۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور اپنی رحمتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

دریں اثناء لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۱۱ ہجرت (مئی) کو یہاں "بیت الفضل" لندن میں نماز جمعہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے دہریت کے مقابلہ پر انبیاء علیہم السلام کی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔

حضور نے آیات قرآنی الاعراف ۸۹، ابراہیم ۱۴-۱۵ اور آل عمران ۱۷۹ سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ دہریت کی وجہ سے ماضی میں ہمیشہ ماموریں کی ضرورت پیش آتی رہی۔ اور دہریت کا علاج ماموریت کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضور نے فرمایا استکبار اور دہریت ایک ہی چیز کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا ہو یا دین ہر امر میں خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے

خدا تعالیٰ کو تو اس امر کی مطلق پرواہ نہیں کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ رکھو

اگر انسان خدا کی طرف رجوع رکھے گا تو اسمیں اسکا اپنا ہی فائدہ ہے

"راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شئے ہے اور اس کے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کسقدر باریک عضو ہے اگر ایک ذرا پتھر آلگے تو فوراً نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ضرور بینا ہی رکھے گا۔ اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اسکی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جبتک اسکا دھیان ہر وقت اسکی طرف لگا نہ رہے اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے انکو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے"

"خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اسکی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم کہ اگر اسکی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اسمیں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کریگا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آویگا نہ گاڑی میں جُتے گا نہ زراعت کریگا نہ کنویں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اسکے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷-۲۸۹)

ہر احمدی طالب علم اپنے پیارے امام کو دعائیہ خطوط ضرور لکھے: مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ؛ قیمت ۵۰ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ شعبان ۱۴۰۴ھ

۱۵ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

خدا کی پناہ میں آنے کے دو حتمی ذرائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تو عسر و یسر، تنگی و گرمی انسانی زندگی کا ایک خاصہ ہے۔ کبھی زندگی راحت و آرام سے بسر ہوتی ہے اور کبھی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زندگی کے اس عام اسلوب سے ہٹ کر تنگی اور مشکلات و مصائب کا ایک وہ دور ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے نیک اور پیارے بندوں پر خدائی حکمت کے تحت آتا ہے اور جس میں خدا کے ان پیاروں کے اوصاف حمیدہ دنیا پر آشکار ہوتے ہیں۔ پھر مشکلات و مصائب کا ایک وہ دور بھی ہوتا ہے جو دنیا دار لوگوں کی نافرمانیوں اور گناہوں کی کثرت کے باعث عام سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کو اپنے گناہوں کی پاداش کے طور پر ہولناک دنوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

زندگی کے عام اسلوب کے تحت انفرادی طور پر آنے والے عُسر کے حالات ہوں یا خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے تحت اس کے پیاروں پر آنے والے ابتلاء یا دنیا داروں کی نافرمانیوں کے نتیجہ میں گناہوں کی پاداش کے طور پر آنے والے ایام بلا — ان تینوں قسم کے مصائب و آلام کا علاج اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کو قرار دیا ہے ایک دعا اور دوسرے تقویٰ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے کے نتیجہ میں مصائب خواہ کسی نوعیت کے ہوں ٹل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ کی راہوں پر چلنے اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس کا دروازہ کھٹکھٹانے والوں کے مصائب دور کر کے ان کے لئے آسانیاں پیدا کر دکھاتا ہے اور معجزانہ طور پر انہیں ہر قسم کی آفات سے محفوظ کر کے اپنی پناہ و امان میں لے لیتا ہے۔ اس لحاظ سے تقویٰ اور دعا خدا کی پناہ میں آنے کے دو حتمی ذرائع ہیں۔

جہاں تک دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آفات دور ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس انتہائی مؤثر ذریعہ کی افادیت کو بڑے ہی حکیمانہ انداز میں ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝

(النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ اور (اے دعائیں کرنے والو) وہ تمہاری تکلیف کو ہی دور نہیں کرے گا بلکہ) وہ ایک دن تمہیں زمین کا وارث بنا دے گا۔ (اب بتاؤ) کیا اس (دعائیں قبول کرنے اور تکالیف دور کرنے والے) اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اسی طرح جہاں تک تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں تکالیف دور ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝

(الطلاق آیت ۳)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے (مصائب سے مخلصی کا) کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے مصائب ہی دور نہیں کرتا بلکہ وہ ان کے لئے آسانیاں اور سہولتیں پیدا کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝

(الطلاق آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اللہ ضرور اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

پھر تقویٰ کا ایک بہت ہی عظیم الشان فائدہ جس کے نتیجہ میں متقیوں کی ساری مشکلات لازمی طور پر دور ہو جاتی ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو بدرجہ اولیٰ قبول کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

(المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ: یقیناً اللہ متقیوں کی (قربانی، دعا وغیرہ ضرور) قبول کرتا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مشکلات و مصائب خواہ کسی نوعیت کے ہوں ان سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں، اس کا در کھٹکھٹایا جائے اور اس سے اس کی نصرت طلب کی جائے۔ اگر اس کے بندے یہ دونوں راہیں اختیار کریں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ارحم الراحمین اپنے بندوں پر رجوع برحمت نہ ہو اور انہیں اپنی پناہ میں لے کر ان کے لئے عجائب کام نہ دکھلائے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقویٰ اللہ اور دعاؤں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ ادا کرو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ۔ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے۔ مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مُردوں کی لاشوں کو دیکھ کر۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح اقبال خیزاں اس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ۔۔۔۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بے جا کینوں اور بغضوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسان کو دیوانہ بنا دے بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دارومدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو۔۔۔۔ سو تقویٰ سے پورا حصہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیں اور تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے تمہیں بدلہ دے"

(مجموعہ اشتہارات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ اُس کے ہو گئے ہیں، اُسی سے وہ جیتے ہیں ہر دم اُسی کے ہاتھ سے اِک جام پیتے ہیں
اُن سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں یہ اِس لئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ ہیں!"

مکاشفۂ قلوب کے بعض عجیب و غریب واقعات

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت: ربوہ

رب جلیل کے عشاق اور اس کی درگاہ کے مقرب جب ہر دم اور ہر لحظہ اپنے مولا کی یاد میں مصروف رہتے ہیں تو ان کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی دعائیں روحانیت کے ایک نئے قالب میں ڈھل جاتی ہیں۔ جن سے آسمانوں پر دھوم مچ جاتی ہے اور عرش کے پائے بھی لرز جاتے ہیں اور ساتھ ہی آسمانی عجائبات کے دروازے ان پر کھلتے ہیں اور علامت کے طور پر ان کو حیرت انگیز کشفی قوتیں عطا کی جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۵ تا ۵۶ پر ایسے عارفانِ الٰہی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ درحقیقت نماز یادِ الٰہی کو اپنی ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں۔ جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے۔ اور یہ حالت اُس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت ذاتیہ کا ایک افروختہ شعلہ جس کو روحانی وجود کے لئے ایک روح کہنا چاہیئے ان کے دل پر نازل ہوتا ہے اور ان کو حیاتِ ثانی بخش دیتا ہے۔ اور وہ روح ان کے تمام وجودِ روحانی کو روشنی اور زندگی بخشتی ہے۔ تب وہ نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں بلکہ وہ خدا جس نے جسمانی طور پر انسان کی زندگی روٹی اور پانی پر موقوف رکھی ہے وہ ان کی روحانی زندگی کو جس سے وہ پیار کرتے ہیں اپنی یاد کی غذا سے وابستہ کر دیتا ہے اس لئے وہ اس روٹی اور پانی کو جسمانی روٹی اور پانی سے زیادہ چاہتے ہیں اور اس کے ضائع ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اور یہ اس روح کا اثر ہوتا ہے جو ایک شعلہ کی طرح ان میں ڈالی جاتی ہے جس سے عشقِ الٰہی کی کامل مستی ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ یادِ الٰہی سے ایک دم الگ ہونا نہیں چاہتے۔ وہ اس کے لئے دکھ اٹھاتے اور مصائب دیکھتے ہیں مگر اس سے ایک لحظہ بھی جدا ہونا نہیں چاہتے۔"

نیز فرمایا:۔

"درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کے لئے محبت بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ بار بار جسمانی روح کو بھی اس غذا پر فدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور خدا سے علیحدہ ایک دم بھی بسر کرنا اپنی موت سمجھتا ہے۔ اور اس کی روح آستانۂ الٰہی پر ہر وقت سجدہ میں رہتی ہے۔ اور تمام آرام اس کا خدا میں ہی ہو جاتا ہے۔ اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ میں اگر ایک طرفۃ العین بھی یادِ الٰہی سے الگ ہوا تو بس میں مرا۔ اور جس طرح روٹی سے جسم میں تازگی اور آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کی قوتوں میں توانائی آجاتی ہے اسی طرح اس مرتبہ پر یادِ الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی روحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے۔ یعنی آنکھ میں قوتِ کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کان خدا کے کلام کو سنتے ہیں۔ اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اجلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے۔ اور رؤیا و صادقہ بکثرت ہوتے ہیں۔ جو فلقِ صبح کی طرح ظہور میں آجاتے ہیں۔"

مندرجہ بالا الفاظ میں کروڑوں مقدسوں اور خدا والوں کے حالاتِ زندگی اور ان کے روحانی تجربات اور مشاہدات کا بہترین خلاصہ اور نچوڑ بیان فرمایا گیا ہے۔ اہل اللہ کی روحانی تاریخ مکاشفۂ قلوب کے حیرت انگیز اور روح پرور واقعات سے لبریز ہے۔ جن میں سے بطور نمونہ صرف چار واقعات کا تذکرہ کرنا اس وقت مقصود ہے۔

پہلا واقعہ

اس سلسلہ میں سب سے پہلا اور مشہور عالم واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اور اسلامی سپہ سالار حضرت ساریہؓ سے متعلق ہے۔ مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے قلم سے اس کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"ابن سعد نے نافع مولائے ابن عمر اور زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے ممبر پر کھڑے کھڑے فرمایا:۔ "یا ساریۃ الجبل فلم من استرعی الذئب الغنم۔" اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے لو۔ وہ شخص ظالم ہے جس نے بکریوں کو (چرانے کے لئے) بھیڑیئے (کو مقرر کیا) اس کے بعد آپ خطبہ دیتے رہے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے نہیں جانا کہ انہوں نے کیا کہا ہے یہاں تک کہ جب ساریہ مدینہ منورہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ہم دشمنوں کے نرغے میں تھے چونکہ ہم زمین کے نشیب میں تھے اور وہ لوگ بلند قلعہ میں تھے۔ میں نے جمعہ کے دن خطبہ کے وقت ایک پکار ایسی ایسی سُنی اور یہ وہی وقت تھا جس وقت کہ حضرت عمرؓ نے پکارا تھا کہ اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو۔ یہ پکار سُن کر میں نے اپنے رفقاء کے ساتھ پہاڑ کی پناہ لے لی تو زیادہ دیر نہ گزری کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرما دی۔ کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا یہ کیسی بات تھی؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے ساریہ کو کوئی القاء نہیں کیا بلکہ یہ بات میری زبان پر جاری ہوئی۔"

(الخصائص الکبریٰ اردو حصہ دوم علامہ جلال الدین سیوطیؒ صفحہ ۶۰۳)

دوسرا واقعہ

دوسرا واقعہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ہے جو آئمہ اہل بیت میں ایک ممتاز شان کے حامل ہیں جنہیں مشہور عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے بغداد کے جیل خانہ میں قید کر دیا تھا اور ہر قسم کے ظلم و ستم کے پہاڑ آپ پر ڈھائے گئے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ایک قہری تجلی کے ذریعہ آپ کو یکایک آزاد کر دیا گیا چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خدا جب کسی کام کو کرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔ اس کے منوانے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے امام موسیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

..... کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔ خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آ جاؤ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔ وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر، ننگے بدن فوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک حبشی آیا ہے اور اس نے گنڈاسے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے۔ اس کی شکل نہایت پُرہیبت اور خوفناک ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔ چنانچہ وزیر اعظم قید خانہ میں گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا بولے کہ پہلے میرا خواب سُن لو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے غرض یہ ہیں خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۸۷)

تیئیس واقعہ

حضرت امام علی رضا، حضرت امام موسیٰ کاظم کے چشم و چراغ تھے اور خود بھی جلیل القدر اور عظیم المرتبت امام اور اہل کشف تھے۔ اسلامی لٹریچر میں آپ کی بہت سی کرامات ملتی ہیں۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل اپنی شہرہ آفاق کتاب "ادحج المطالب فی مناقب اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"عن محمد بن عیسیٰ بن حبیب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحجاج فیہ ببلدنا فسلمت فوجدت عندہ طبقا من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحانی۔ فناولنی منہ ثمانی تمرۃ فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابو الحسن علی الرضا من المدینۃ ونزل ذلک المسجد وھرع الناس للسلام علیہ فمضیت نحوہ فاذا ھو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فیہ وبین یدیہ طبق من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحانی فسلمت علیہ فاستدنانی وناولنی قبضۃ من ذلک التمر فاذا عدتھا بعددھا ناولنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت لہ زدنی فقال لو زادک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزدناک۔"

(رواہ الحاکم)

ترجمہ: محمد بن عیسیٰ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد میں آپ فروکش ہوئے ہیں۔ میں حضورؐ کے سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں اور سرکارؐ کے سامنے مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کا طبق رکھا ہوا ہے جس میں صیحانی کھجوریں ہیں۔ آپؐ نے مجھ کو ان میں سے آٹھ کھجوریں عطا فرمائی ہیں۔ جب اس خواب پر بیس دن گزر گئے تو جناب امام ابو الحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد میں اترے اور لوگ سلام کے لئے دوڑے۔ میں بھی آپ کے پاس گیا۔ دیکھا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکھتے ہیں جس جگہ کہ میں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور مدینہ کی کھجور کے پتوں کا طبق صیحانی کھجوروں سے بھرا ہوا آپ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ میں نے سلام عرض کیا آپ نے مجھے قریب بلا کر مٹھی بھر کر ان کھجوروں میں سے عطا فرمائی میں نے ان کو شمار کیا تو اسی تعداد کے موافق پائیں۔ جو مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا فرمائی تھیں۔ میں نے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا۔ آپ مجھے زیادہ عطا کریں۔ آپ نے فرمایا اگر تجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کریں تو ہم بھی زیادہ دیں گے۔

(سوانح عمری حضرت علی ابن ابی طالب صفحہ ۲۵۶ مؤلفہ مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری)

چوتھا واقعہ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور سیاح تھے۔ آپ کو ابن بطوطہ کے نام سے شہرت حاصل ہوئی آپ طنجہ میں جو مراکش کا ایک مشہور شہر ہے پیدا ہوئے اور ۲۲ سال کی عمر میں آپ نے بلاد عراق۔ مصر۔ شام۔ یمن اور ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اس دوران آپ کو بنگال کے ایک عظیم صوفی اور شیخ طریقت حضرت جلال الدین تبریزیؒ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ علامہ ابن بطوطہ نے اپنی خود نوشت سفرنامہ "رحلۃ ابن بطوطہ" جلد ۲ صفحہ ۱۸۱-۱۸۲ پر اپنی اس تاریخی ملاقات کا ذکر نہایت پرکیف انداز میں کیا ہے۔ جس سے حضرت شیخ جلال الدین تبریزیؒ کی غیر معمولی کشفی قوتوں کا پتہ چلتا ہے۔ علامہ ابن بطوطہ سفر بنگال کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"میرا ارادہ اس ملک میں جانے سے یہ تھا کہ میں شیخ جلال الدین تبریزیؒ کی جو مشہور اولیاء اللہ میں سے تھے زیارت کروں۔ یہ شیخ اپنے وقت کے قطب تھے ان کی کرامتیں مشہور ہیں۔ عمر بھی اُن کی بہت زیادہ ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے خلیفہ مستعصم باللہ کو بغداد میں دیکھا ہے اور جس وقت وہ قتل کیا گیا وہ وہاں موجود تھے۔ ایک سو پچاس برس کی عمر پانے کے بعد اُن کا انتقال ہوا۔ اور چالیس سال سے وہ برابر روزے رکھتے تھے۔ دس دس دن کے بعد ایک دفعہ افطار کرتے تھے۔ بدن کے ہلکے پھلکے تھے۔ قد لانبا تھا اور رخسار چھوٹے تھے ان کے ہاتھ پر اس ملک کے اکثر باشندوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اُن کا ایک ہمراہی مجھ سے کہتا تھا کہ انہوں نے اپنے سب دوستوں کو مرنے سے ایک دن پہلے بلایا اور نصیحت کی کہ خدا سے ڈرتے رہو۔ میں انشاء اللہ کل تم سے رخصت ہوں گا۔ ظہر کی نماز کے بعد آخر سجدہ میں دم نکل گیا۔ غار کی برابر ایک کھدی ہوئی قبر نکلی اس پر کفن اور خوشبو موجود تھی اُن کے ہمراہیوں نے غسل دیا اور کفن دے کر اور نماز پڑھ کر دفن کیا۔ خدا ان پر رحمت کرے۔

جب میں شیخ کی زیارت کے لئے گیا تو شیخ کے مسکن سے دو منزل دور سے ان کے چار ہمراہی ملے اور وہ کہتے تھے کہ شیخ نے کہا تھا کہ ایک مغربی سیاح ہمارے پاس آتا ہے۔ اس کا استقبال کرو اور ہم شیخ کے حکم سے استقبال کے لئے آئے ہیں۔ ان کو میری بات کچھ علم نہ تھا۔ جو کچھ معلوم ہوا مکاشفہ سے معلوم ہوا۔ میں ان کے ساتھ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ان کی خانقاہ میں پہنچا جو غار کے باہر تھی اور کوئی آبادی اس کے پاس نہ تھی۔ اس ملک کے ہندو مسلمان سب اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ اور اُس کے واسطے تحفے اور نذر لاتے ہیں۔ ان میں سے فقراء اور مساکین کھاتے ہیں۔ لیکن شیخ فقط اپنی گائے کے دودھ پر گزارہ کرتے ہیں۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو کھڑے ہو کر مجھے گلے لگایا اور میرے وطن کا حال دریافت فرمایا۔ میں نے کل حال بتایا۔ پھر مجھے خانقاہ میں لے گئے اور تین دن تک میری مہمانی کی۔ جب میں پہلے دن شیخ کی زیارت کو گیا تو شیخ ایک چغہ پہنے ہوئے تھے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر شیخ مجھے چغہ عطا کر دیں تو کیا اچھی بات ہو۔ جب میں رخصت ہونے لگا تو شیخ نے غار کی ایک طرف ہو کر چغہ اپنے بدن سے اتار دیا اور مجھے پہنا دیا اور اپنے سر سے ٹوپی اتار کر میرے سر پر رکھ دی۔

فقیروں نے کہا کہ شیخ کا دستور چغہ پہننے کا نہیں تھا اور فقط تیرے آنے کی خبر سُن کر شیخ نے یہ چغہ پہنا تھا اور فرماتے تھے کہ مغربی اس چغے کو مجھ سے طلب کرے گا اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ والوں کی باتیں

(مرسلہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کراچی)

(مندرجہ ذیل مضمون میں تمام حوالے کتاب "نصرت جہاں بیگم" حصہ اوّل مصنفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی۔ تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۹۴۲ء سے لئے گئے ہیں۔)

وہ (حضرت میر ناصر نواب صاحب) محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ افسرانِ نہر نے ایک قاعدہ کے ماتحت ان سے سو روپیہ نقد کی ضمانت طلب کی۔ ان کے معاصرین نے زرِ ضمانت داخل کر دیا۔ مگر میر صاحب نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے اور فی الحقیقت نہیں تھا۔

جو کام ان کے سپرد تھا (اور میری کام وہ اس میں) ہزاروں روپے پیدا کر سکتے تھے اور لوگ کرتے تھے مگر وہ حلال اور حرام میں خدا کے فضل سے امتیاز کرتے تھے۔ اور ان کی ملازمت کا عہد رشوت ستانی کے داغ سے بالکل پاک رہا۔ اور اکل حلال ان کا عام شیوہ رہا۔ غرض انہوں نے صاف کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں۔ دوستوں نے افسروں نے ہر چند کہا کہ آپ روپیہ کسی سے لے کر داخل کر دیں آپ یہی کہتے رہے کہ میں قرض کہاں سے ادا کروں گا۔ میری ذاتی آمدنی سے قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ اور رشوت میں لیتا نہیں۔ آخر ان کو نوٹس دیا گیا کہ یا تو روپیہ داخل کرو ورنہ علیحدہ کیے جاؤ گے۔ انہوں نے عزم کر لیا کہ علیحدگی منظور ہے۔ مگر معاملہ چیف انجینئر تک پہنچا جب اس نے کاغذات کو دیکھا تو اسے بہت خوشی ہوئی کہ اس کے محکمہ میں ایسا امین موجود ہے۔

وہ جانتا تھا۔ کہ سب اوورسیر اور اوورسیر ہزاروں روپیہ کما لیتے ہیں۔ جو شخص ایک سو روپیہ داخل نہیں کر سکتا اور اسے علم ہے کہ اس عدم ادائیگی کا نتیجہ ملازمت سے علیحدگی ہے۔ قرض بھی نہیں لیتا کہ اس کے ادا کرنے کا ذریعہ اس کے پاس نہیں وہ یقیناً امین ہے۔ اور میر صاحب کو ادخال ضمانت سے مستثنیٰ کر دیا یہ تھا اثر ان کی دیانتداری اور راستبازی کا۔ تمام محکمہ کو اس پر حیرت تھی۔"

(ص ۱۶۸ تا ص ۱۷۰)

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب لکھتی ہیں:

"۱۹۴۲ء کے سالانہ جلسہ پر میں بھی اپنے والدین کے ساتھ قادیان گئی۔ ہم اماں جان کے مہمان ہوئے آپ ان ایام میں بہت مصروف الوقت ہوتی ہیں۔ ہزارہا عورتیں آپ کی زیارت کے لیے آتی ہیں اس مصروفیت کے علاوہ اماں جان کی اپنی طبیعت بھی ناساز تھی مگر ان دنوں باتوں کے باوجود اماں جان ہمارا پورا پورا خیال رکھتی تھیں۔

میری والدہ صاحبہ تھکان سے بیمار ہو گئیں تو اماں جان نے ان کے لیے دوا کا انتظام فرمایا۔ اور بار بار ان کی صحت کا حال دریافت فرماتیں۔

کھانے کے وقت اماں جان ہم کو اپنے پاس بلا بھیجتیں۔ ہم کو کھانے میں شریک فرماتیں اور ساتھ ساتھ اپنے بچپن کے زمانے کی باتیں سناتیں۔

آپ کے اندر بڑا جذبہ اور بڑی کشش ہے آپ جب بلاتیں تو مجھے "پیاری بیٹیا" کہہ کر بلاتیں آپ کی محبت اور شفقت تو ایسی ہے۔ کہ میں نے کہیں دیکھی ہی نہیں، اپنے پیارے اور متبرک ہاتھوں سے کھانا ڈال کر دیتیں۔ گرم گرم روٹی میں گھی اور گڑ ڈال کر اس کو مل کر نوالہ بنا کر دیتیں۔ سبحان اللہ! یہ اخلاق تو سوائے اماں جان کے اور کسی کے نہ ہوں گے۔ اماں جان خود بہت ہی کم خوراک تناول فرماتی ہیں۔"

(ص ۳۹۷ تا ص ۳۹۸)

مولوی محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال گجرات لکھتے ہیں:

"میری پہلی بیوی جو ڈاکٹر محمد احمد سلطان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ آف عدن کی والدہ تھیں، بڑی ہی نیک خاتون تھیں ان کے بطن سے میرے دو بچے جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھے۔ ایک ہی دن میں بخار اور خسرہ سے فوت ہو گئے۔ اس نیک بی بی نے نہایت ہی قابلِ تقلید نمونہ دکھلایا، اور قطعاً جزع فزع نہ کی۔ بلکہ تسبیح و تحمید میں لگی رہی۔ ایک طرف تو اس کی یہ حالت تھی دوسری طرف وہ بیعت بھی نہ کرتی تھیں۔

بالآخر میں نے آخری علاج یہ سوچا کہ اسے قادیان لے آیا حضرت بانیٔ سلسلہ کے گھر میں ٹھہرایا حضرت اماں جان نے جب میری بیوی کے دو عزیز بچوں کے ایک وقت انتقال کا سنا، تو آپ نے اس قدر شفقت اور محبت کا برتاؤ کیا اور اس قدر تسلی دی کہ جس سے اس کو بہت اطمینان حاصل ہوا اور وہ اپنے گھر جا کر بھی حضرت اماں جان کے محبت بھرے کلمات اور

سے ایک کافر بادشاہ چھین لیگا اور وہ میرے بھائی برہان الدین کو دے دے گا۔ جب میں نے فقروں سے یہ سنا تو اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ شیخ نے مجھے اپنا لباس عطا کیا ہے اور مجھے ایک غیر مترقبہ نعمت حاصل ہوئی ہے۔ میں کبھی چغہ پہن کر کسی مسلمان یا کافر بادشاہ کے پاس ہرگز نہیں جاؤں گا۔

میں شیخ کے پاس سے رخصت ہو گیا اور مدت دراز کے بعد مجھے چین میں جانے کا اتفاق ہوا اور شہر خنسا میں اپنے ہمراہیوں سے علیحدہ ہو گیا۔ رستے میں مجھے وزیر ملا اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میرا ہاتھ پکڑ کر میرا حال پوچھا اور باتیں کرتے کرتے ہم بادشاہ کے محل کے دروازے پر پہنچ گئے۔ میں نے اس سے رخصت ہونے کا ارادہ کیا اس نے اجازت نہ دی اور مجھے بادشاہ کے پاس لے گیا۔ بادشاہ نے مجھ سے مسلمان بادشاہوں کا حال دریافت کیا۔ میں نے جواب دیا۔ پھر بادشاہ کی نظر چغے پر جا پڑی۔ اس نے اس کی بڑی تعریف کی وزیر نے کہا اس کو اتار دو۔ اس وقت مجھے حکم ماننا پڑا۔ بادشاہ نے چغہ لے لیا اور اس کے عوض مجھے دس خلعت اور ایک گھوڑا مع ساز و سامان کے اور خرچ کے واسطے نقدی عطا کی۔ مجھے نہایت رنج ہوا اور شیخ کا قول یاد آیا اور مجھے کمال تعجب ہوا۔ دوسرے سال خان بالق دارالخلافہ چین میں گیا اور شیخ برہان الدین صاغرجی کی خانقاہ میں جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ شیخ کتاب پڑھ رہے تھے اور وہی چغہ پہنے ہوئے تھے۔ مجھے نہایت تعجب ہوا اور میں نے چغہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ مجھ سے شیخ نے کہا اس کو کیوں الٹتا ہے کیا اس کو پہچانتا ہے۔ میں نے کہا ہاں مجھ سے یہ چغہ خنسا کے بادشاہ نے لیا تھا۔ شیخ نے فرمایا کہ شیخ جلال الدین نے یہ چغہ میرے واسطے تیار کیا تھا اور مجھے خط لکھا تھا کہ فلاں شخص کی معرفت تیرے پاس یہ چغہ پہنچے گا۔ شیخ نے مجھے وہ خط دکھلایا میں نے وہ خط پڑھا اور شیخ کے صدق یقین پر تعجب ہوا۔ اس پر میں نے کل حکایت شیخ برہان کے سامنے بیان کی۔ شیخ نے کہا کہ میرے بھائی شیخ جلال الدین کا رتبہ اس سے بھی زیادہ ہے۔"

(اردو ترجمہ ص ۷۵۱، ص ۷۵۲)

فتبارک اللہ احسن الخالقین!

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبی ﷺ)

الفضل کی اشاعت ۱۵-۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو!!

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ الفضل کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵-۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے! (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُرانے محبت ملفوظات کا ذکر کرتی تھیں۔

انہوں نے بارہا کہا کہ حضرت اماں جان تو سگی والدہ سے بھی بڑھ کر سلوک کرتی ہیں۔ آپ کی اس محبت نے اور اس احسان اور شفقت نے ان کی طبیعت کو بدل دیا۔ اور انہوں نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ یہ اماں جان کی شفقت اور ہمدردی کا ہی نتیجہ تھا۔"

(ص ۴۰۳ تا ص ۴۰۴)

"مفتی فضل الرحمان صاحب کی تحریرات میں چھپا ہوا موجود ہے کہ وہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی کام سے گورداسپور سے ہو کر آئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ گول کمرے میں حضرت اقدس کو اس کام کے نتیجہ سے اطلاع دی۔ حضور نے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ ذرا ٹھہریں میں آپ کے لیے شربت بنا کر لاتا ہوں۔ مفتی صاحب تھکے ہوئے تھے۔ چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور لیٹتے ہی سو گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب آنکھ کھلی تو دیکھا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کھڑے پنکھا کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب اسی طرح سے گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور توبہ توبہ کرنے لگے۔"

(ص ۴۱۳)

تجاویز برائے سالانہ اجتماع

لجنہ و ناصرات

لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماع کا پروگرام عنقریب مرتب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مفید اور قابلِ عمل تجاویز جلد سوچ کر بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

کیا آپ!

• چندہ عام • حصہ آمد

• چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

کھانے کے آداب

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ آنحضرتؐ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور اس کا ہاتھ پلیٹ میں اِدھر اُدھر چکر لگاتا تھا یعنی وہ پلیٹ کی ہر طرف سے کھانا لے لے کر کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو مخاطب کر کے فرمایا "اے لڑکے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر اور دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا" اور یہ دعا کھانے سے پہلے پڑھا کریں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔

امراء کرام و صدر صاحبان کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو کا تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر آپ تلاش کریں تو آپ کو ایسے ہزارہا احمدی مل جائیں گے جو ابھی لازمی چندہ جات میں شامل نہیں ہوئے اور ہزارہا کو ان کے خاندانوں کی تعداد سے ضرب دیں تو وہ تعداد ایسی ہے جو تحریکِ جدید میں شامل ہو سکتی ہے۔"

وہ احباب جو تحریک جدید میں شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔ (وکیل المال اول)

ادائیگی میں جلدی کی جائے!

"بیوت الحمد" جشن صد سالہ جوبلی منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف پانچ سال رہ گئے ہیں۔ اس لئے بیوت الحمد کے وعدوں اور اس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے تاکہ بروقت اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ امید ہے احباب کرام فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس منصوبہ کو دعاؤں اور مالی معاونت سے کامیاب فرمائیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

گندم کو سٹور میں محفوظ کرنے کی تدابیر

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے نئی گندم آ رہی ہے اور ہر شخص اپنی ضروریات کے مطابق گندم خرید کر کے اپنے گھر میں ذخیرہ کر رہا ہے۔ گودام میں گندم کو کیڑے مکوڑے اور قسم کھپرا، سُسری وغیرہ ذخیرہ شدہ دانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ غلہ کو گودام میں ذخیرہ کرنے کے متعلق مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل کیا جائے تو فائدہ مند ہوگا:۔

(۱) غلہ سٹور کرنے سے پہلے اچھی طرح صاف کر لیں۔ اگر سٹور کچھ مرمت طلب ہوں تو ضروری مرمت کر لی جائے۔ خالی سٹور کو ۱۵۰ درجہ تک لکڑی کا کوئلہ بحساب سات کلوگرام فی ہزار مکعب فٹ جلا کر گرم کریں۔ اور سٹور کو ۴۸ گھنٹے بند رکھیں۔

(۲) غلہ کو سٹور کرنے سے پہلے اچھی طرح خشک کر لیں۔ کیونکہ زیادہ نمی کی وجہ سے کھپرا، سُسری کا حملہ جلد ہوتا ہے۔

(۳) گندم سٹور کر کے اس میں ڈیٹا / فاسٹاکسن گولیاں بحساب ۵۰ گولیاں فی ہزار مکعب فٹ رکھ کر اچھی طرح سے بند کریں۔ سٹور کے دروازوں۔ کھڑکیوں۔ روشندانوں کو مٹی لگا کر AIR TIGHT کر دیں۔ اور چند دن بند رکھیں۔ اس کے بعد کھول کر گندم استعمال کی جا سکتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ یا نظارت زراعت سے رابطہ قائم کریں۔ ڈیٹا / فاسٹاکسن گولیاں حسب ضرورت نظارت ہذا سے مل سکتی ہیں۔

(نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

خاکسار کے بیٹے۔ عزیزم لئیق احمد عامر بعمر ۱۸ سال نے کیلگری یونیورسٹی سائنس فیئر میں حصہ لے کر اپنے گروپ میں قریباً ایک ہزار منتخب طلباء میں سے اول انعام حاصل کیا ہے۔ الحمد للہ! اگست میں عزیز اپنا پراجیکٹ سولر انرجی آف کینیڈا کی سالانہ کانفرنس میں پیش کرے گا۔ اس نے اپنے ماڈل رپورٹ سے یہ ثابت کیا ہے کہ سولر انرجی کے استعمال سے گھریلو بجلی کے اخراجات ۷۰ فیصد کم کئے جا سکتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لئے یہ اعزاز بابرکت کرے اور مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین!

(بشیر احمد عارف کیلگری (کینیڈا))

مطالبات تحریک جدید

سادہ زندگی بسر کریں۔
نوجوان خدمتِ دین کے لیے زندگیاں وقف کریں۔
رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔
پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے پیش کریں۔
اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی مل سکے کر لیں۔
مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔
قومی دیانت کا قیام کریں۔
عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
اپنی اولاد کو دین کے لیے وقف کریں۔

اراکین انصار اللہ

ان مطالبات پر عمل پیرا ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی عمل کرنے کی تلقین کریں۔

(قیادت تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ششماہی جائزہ

برائے شعبۂ مال (اکتوبر ۱۹۸۳ء تا مارچ ۱۹۸۴ء)

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے اکتوبر ۱۹۸۳ء تا مارچ ۱۹۸۴ء کوئی چندہ یعنی ممبری لجنہ، اجتماع لجنہ، ممبری ناصرات، اجتماع ناصرات، خدمت خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات خصوصی توجہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(قسط نمبر ۱)

ضلع اٹک

پنجند۔ کسراں۔

ضلع اسلام آباد

پنڈ بیگو وال۔

ضلع اوکاڑہ

چک نمبر ۲۲، چک نمبر ۲۷، چک نمبر ۵۵ حویلی لکھا۔ چک نمبر ۳۶ ر ا۔ ۲۔ بصیر پور چک نمبر ۲۔ چک نمبر ۱۔ چک ۲۔ ۱۔ دیپالپور منڈی ہیرا سنگھ۔ ایل پلاٹ

ضلع بدین

خلیفہ قاسم، بدین، چک نمبر ۵ احمد آباد خدا آباد، ٹنڈو بھاگو۔

ضلع بہاولپور

بستی شکرانی، چک نمبر ۲۳ ڈی۔ این۔ پی چک نمبر ۶۳ ڈی۔ بی۔ چک نمبر ۱۶۰ مراد۔ چک نمبر ۱۸۳ مراد۔

ضلع بہاولنگر

چک نمبر ۳۰ R۔3، چک نمبر ۹۳ فتح۔ چک نمبر ۱۰۳ R۔6 چک نمبر ۱۰۷ فتح۔ چک نمبر ۱۴۱ مراد۔ چک نمبر ۱۶۹ مراد، چک نمبر ۱۹۱ R۔7۔ چک نمبر ۲۰۶ مراد، چک نمبر ۲۲۳ R۔9، چک نمبر ۲۴۱ R۔7، چک نمبر ۳۲۷ R۔11۔ ڈیرہ باجوہ۔ ہارون آباد

ضلع پشاور

بڈھ بیر۔ باز بدخیل، چارسدہ چینی پلیاں۔

ضلع تھرپارکر

احمد آباد اسٹیٹ، بستی نور پور بیٹھورو چک نمبر ۲۷ ر ڈیلو، ڈگری گوٹھ سیٹھ عزیز احمد۔ محمود آباد اسٹیٹ، مصطفیٰ فارم، نوکوٹ، نور نگر فارم

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ ٹیک سنگھ، چک نمبر ۳۰ ج ب، چک نمبر ۳۵۲ ج ب سراں

چک نمبر ۹۲ ج ب۔ ابادان، چک نمبر ۲۲۶ م ج ب

ضلع جہلم

پنڈ دادنخاں، رتوچھ۔

ضلع جھنگ

بستی دریام، پکانوالہ، چنڈ بھرواز، چاہ لڈیانہ، چک نمبر ۵ ر ا۔ 3، چک نمبر ۵ گھ، چک نمبر ۲۰ ر گھ، چک نمبر ۹۷ م، شورکوٹ کینٹ، عنایت پور، کمکی فوج لالیاں چک نمبر ۱ ر ا۔ 3، بھوانہ، گڑھ موڑ، چاہ کودووال۔

ضلع حیدرآباد

ٹنڈو اللہ یار، سنجر چانگ، ظفر آباد لوکھ کوٹڑی، گوٹھ گوندل فارم، نواز آباد فارم نواں کوٹ، نذیر احمد باجوہ

ضلع خوشاب

احمد آباد جنوبی، بھان امیر علی ورک، پیلو دینس۔ چک نمبر ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے، چک نمبر ۳۹ ڈی۔ بی محبوکہ عمر آباد، جوہر آباد، کھائی کلاں، روڈہ بوستان حافظ، تلہڑ بانی۔

ضلع خیرپور

گوٹھ فتح دین باجوہ۔

ضلع اسماعیل خاں

ڈیرہ اسماعیل خاں۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں

بشیر آباد، کوٹ قیصرانی، بستی بزدار

ضلع راولپنڈی

چنگا بنگیال۔

ضلع رحیم یار خاں

چک نمبر ۱۰ پی، چک نمبر ۲۰ این۔ پی، چک ۳۲ این۔ پی نزبی، چک نمبر ۴۵ پی، چک نمبر ۵۲ پی چک نمبر ۷۲ پی، چک نمبر ۱۳۳ پی، چک نمبر ۱۴۲ گاگڑی چوک جیٹھہ بھٹہ، رحیم یار خاں۔ (بقیہ آئندہ)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

(قسط نمبر ۶)

۱۔ محترمہ کوثر باجوہ صاحبہ	اورنگی ٹاؤن نمبر ۱	۱۰۱۰	روپے
۲۔ مکرم عبدالرزاق قریشی صاحب	دستگیر سوسائٹی	۸۰۰	"
۳۔ " چوہدری نصیر احمد صاحب پی۔ آئی۔ اے	دستگیر سوسائٹی	۷۵۰	"
۴۔ " عبدالسلام اختر صاحب	"	۶۵۰	"
۵۔ " منصور الحسن صاحب	النور سوسائٹی	۶۰۰	"
۶۔ " حاجی غلام محی الدین صاحب	-"-	۶۰۰	"
۷۔ " محمد ذکریا چغتائی صاحب	-"-	۶۰۰	"
۸۔ " شفیق احمد صاحب فاروق	-"-	۵۰۰	"
۹۔ " ارشد فاروق صاحب	-"-	۵۰۰	"
۱۰۔ " مجید احمد صاحب ناصر	-"-	۵۰۰	"
۱۱۔ " ملک بشیر محمد صاحب	-"-	۵۰۰	"
۱۲۔ " محمد رشید الدین صاحب	-"-	۵۰۰	"
۱۳۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب	دستگیر سوسائٹی	۵۵۰	"
۱۴۔ " عبدالرشید انور صاحب	-"-	۵۵۰	"
۱۵۔ " محمد ابراہیم صاحب	-"-	۵۲۸	"
۱۶۔ " عبدالشکور اسلم صاحب	-"-	۵۲۵	"
۱۷۔ " چوہدری عبدالغنی صاحب	-"-	۵۲۵	"
۱۸۔ " منیر احمد صاحب چیمہ	-"-	۵۰۰	"
۱۹۔ " محمد شریف صاحب	-"-	۵۰۰	"
۲۰۔ " شمس الحق صاحب ایاز	-"-	۵۰۰	"
۲۱۔ " ڈاکٹر محمود احمد صاحب	-"-	۵۰۰	"
۲۲۔ " طاہر احمد صاحب ٹھیکیدار	النور سوسائٹی	۱۰۰۰	"
۲۳ " کریم احمد صاحب قدیر	-"-	۱۰۰۰	"
۲۴۔ " شفیق احمد صاحب شاہد	-"-	۵۰۰	"
۲۵۔ " ڈاکٹر منور احمد صاحب	-"-	۵۰۰	"

اولاد کی تربیت

اللہ تعالیٰ سورۃ تحریم میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۔

اس آیت کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آگ کے عذاب سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ صرف تم پہ اپنی ہی ذمہ داری نہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کی بھی ذمہ داری ہے۔ کہ ان کو بھی بچاؤ۔ انصار بھائی اس آیت کریمہ کے پیش نظر اپنی اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کریں۔

(قیادت تربیت انصار اللہ)

اصلی شہ زور اور بہادر کون ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں۔ بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۰) (شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اخبار احمدیہ)

دو نام ہیں۔ حضرت شعیبؑ کے ساتھ یہی سلوک ہوا۔ پھر یہ استکبار فرعون کے وقت ظاہر ہوا مگر ایمانداروں نے جو طریق اختیار کیا وہ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنقَلِبُوْن کا راستہ تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے موجودہ دور ابتلاء کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو بھرپور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ان حالات میں جماعت کے لئے سب سے بڑی ہدایت یہ ہے کہ بڑی کثرت سے دعائیں کریں۔ وہ قوم جس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہو وہ جب یقین کے ساتھ دعا کرتی ہے تو ہو نہیں سکتا کہ وہ قبول نہ ہو۔ حضور نے بڑے پُرزور الفاظ میں احباب جماعت کو یقین دلایا کہ بالآخر احمدیت ہی کامیاب ہوگی۔ حضور کا یہ خطبہ ۴۰ منٹ تک جاری رہا۔ لنڈن کے علاوہ اطراف کے احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

ربوہ ۴ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین

مکان برائے کرایہ:

محلہ دارالعلوم شرقی میں ایک مکان برائے کرایہ خالی ہے۔ ۲ کمرے۔ باورچی خانہ، برآمدہ وغیرہ۔ بجلی۔ میٹھا پانی موجود ہے۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔
محمد حسین۔ حافظ محمد ابراہیم شاہد
تحریک جدید کوارٹر ۳۷ ربوہ

نہایت پختہ اور اعلیٰ اینٹ کیلئے
رابطہ
عظیم سنز سیمنٹ سٹاکسٹ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ:

هُوَ النَّاصِر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئرکنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں

بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ایم۔ احمد اینڈ کمپنی
(کالری اونرز)
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ: دفتر 73048، گھر: 73018
" لاہور: دفتر: 52836، گھر: 306236

نقلی پائلز کیور

بنانے اور بیچنے والے قانون کے مجرم بھی ہیں اور انسانیت کے بھی، میری طرف سے صرف، کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ پاکستان،
پائلز کیور PILES CURE سمیت تمام کیورز جن کی تعداد 230 تک پہنچ چکی ہے بنانے اور تقسیم کرنیکا مجاز ادارہ ہے جو جعلساز کیورٹیو میڈیسن کے لیبل اور کیش میمو کے بغیر پائلز کیور یا کیورٹیو سسٹم کا کوئی بھی دوا بیچ رہا ہو اسے حوالہ پولیس کریں۔ نیز عوام بھی نقلی ادویات بیچنے والے دوکانداروں کی شکایت اپنے علاقہ کے ڈرگ انسپکٹر صاحب کے پاس درج کرائیں۔ رجسٹرڈ 606-607
اعلان ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر موجد کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ فون

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر:۔ نعیم احمد کھوکھر

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ

پیشاب کی ادویات
INTERNATIONAL

Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس ۴۰ - ۱۵۰/- یوم
Urination Cure	کثرت پیشاب کیور
Urine Dribbling Cure	تقطیر ابول کیور
Urine Retention Cure	رکاوٹ پیشاب کیور
Dysuria Cure	سوزش پیشاب کیور
Kideny infection Cure	عفونت گردہ کیور
Hematuria Cure	خونی پیشاب کیور
Dropsy Cure	جلندھر کیور
Bed Urine Cure	بول بستر کیور
Involuntary Urination Cure	بے اختیار پیشاب کیور
Slow Urination Cure	آہستہ پیشاب کیور
Urine Burning Cure	جلن دار پیشاب کیور
Diabetes Cure	ذیابیطس کیور

15 روپے فی کیور ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلب کریں
کیورٹیو سنٹرز
لاہور: میشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدانی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نورالٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون ملکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

سرمہ طفیل ۱ روپے کوٹس ۳ شیشی
عرقِ نور ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی
مفید معدہ ۶/- ۱۲/-
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-
حب بواسیر قیمت ۸۴ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/-
حبوب اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے
حبوب صندلین ۶/۵۰ روپے
اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے
ہاضمینا سیرپ ۵/۵۰ روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھکر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ)
معرفت کوٹھہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گولبازار ربوہ